روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 18 ستمبر 2012ء ...... 1433 ہجری 18 تبوک 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 217

اللہ کا شکر ادا کرو

اور یقیناً ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی تھی (یہ کہتے ہوئے) کہ اللہ کا شکر ادا کر اور جو بھی شکر ادا کرے تو وہ محض اپنے نفس کی بھلائی کیلئے ہی شکر ادا کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو یقیناً اللہ غنی ہے (اور) بہت صاحب تعریف ہے۔ (لقمان:13)

اور جب تمہارے رب نے یہ اعلان کیا کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔ (ابراہیم:8)

اور جہاں تک تیرے رب کی نعمت کا تعلق ہے تو (اسے) بکثرت بیان کیا کر۔ (الضحیٰ:12)

جلسہ سالانہ یو۔کے کے کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر شکر گزاری، کارکنان کا شکریہ اور بعض کمزوریوں کی نشاندہی اور نصائح

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا اور گزشتہ کی نسبت زیادہ بہتر تھا

اگر ہم اپنی کمزوریوں اور کمیوں کی اصلاح کیلئے تیار رہیں گے تو پھر ہمیشہ بہتری کی طرف ہمارے قدم بڑھتے رہیں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 14 ستمبر 2012ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 ستمبر 2012ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ یوکے کا جلسہ سالانہ گزشتہ دنوں اتوار کو بخیر وخوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔ حضور انور نے جلسہ کے کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کی، جلسہ کے عمدہ انتظامات پر انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ کے دوران بعض شعبہ جات میں پائی جانے والی کمیوں اور کمزوریوں کی طرف نشاندہی فرمائی نیز آئندہ کیلئے بہتر صورتحال پیدا کرنے کی غرض سے کارکنان کو اہم ہدایات اور نصائح سے نوازا۔ حضور انور نے شکر گزاری کا مضمون بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ شکر گزاری خدا تعالیٰ سے اس کے افضال اور انعامات حاصل کرنے اور اعلیٰ خلق کے اظہار سکھانے کیلئے ہے۔ جماعت احمدیہ پر ہونے والی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہمیں یہ حوصلہ اور تسلی دلاتی ہے کہ ہم من حیث الجماعت اللہ تعالیٰ کے ان بندوں میں شامل ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر اس کے شکر گزار ہوتے ہیں پس ہر کارکن، ہر افسر اور تمام دنیا کے احمدی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ترانے گائیں اور شکر گزاری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو جائے۔ شکر کرنے والے نئے سے نئے نشان خدا تعالیٰ کے دیکھتے ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے نشانات کا سلسلہ جماعت احمدیہ ہی دیکھ رہی ہے۔ فرمایا کہ ہر کارکن اور ہر شامل ہونے والا اس بات پر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہے کہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا اور گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ بہتر لگا ہے۔ حضور انور نے دنیا میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے خدا تعالیٰ کے فضلوں، انعامات اور جماعتی ترقی کا ذکر کرکے فرمایا کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ یہ سب کچھ دیکھ کر ہم عبد شکور نہ بنیں۔

حضور انور نے جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہونے والے غیر از جماعت مہمانوں اور اہم شخصیات کے جلسہ سالانہ سے متعلق نیک جذبات اور تاثرات بیان فرمائے اور فرمایا کہ ان مہمانوں نے بھی کارکنوں کی طرف سے مہمان نوازی کی بہت تعریف کی۔ حضور انور نے بھی جلسہ کے تمام کارکنان اور کارکنات کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ فرمایا کہ ایک انسان ہونے کی وجہ سے ہمارے کاموں میں کمیاں اور کمزوریاں تو ہوں گی لیکن ہم اگر ان کمزوریوں اور کمیوں کی اصلاح کیلئے تیار رہیں گے تو پھر ہمیشہ بہتری کی طرف ہمارے قدم بڑھتے رہیں گے۔ حضور انور نے بعض کمیوں اور کمزوریوں کی نشاندہی فرماتے ہوئے جلسہ گاہ میں عورتوں اور مردوں کی مارکی میں سٹیج پر آواز صحیح طور پر نہ پہنچنے کھانا کھانے کی مارکی میں کھانا لیٹ پہنچنے، رش کی وجہ سے اور جگہ کی تنگی کی وجہ سے بدنظمی پیدا ہونے اور اسی طرح لجنہ کی مہمان نوازی پر مامور تبشیر کے زیر انتظام شعبہ میں کچھ کمزوریاں رہ جانے کے بارے میں انتظامیہ کو خصوصی توجہ دلائی اور آئندہ ان میں بہتری پیدا کرنے سے متعلق ہدایات دیں۔ نیز حضور انور نے لجنہ مارکی میں کارکنات کو بچوں والی ماؤں کو بچوں کو خاموش کروانے سے متعلق بھی اہم نصائح سے نوازا۔ حضور انور نے فرمایا کہ تمام متعلقہ شعبہ جات ان کمزوریوں کا پتہ کروائیں جو ان کے شعبہ سے متعلق تھیں اور پھر انہیں ریڈ بک میں نوٹ کریں اور آئندہ جلسہ سالانہ کے انتظامات میں ان چیزوں کو سامنے رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا بھر سے جلسہ سالانہ کی مبارکباد کے جو خطوط مجھے آرہے ہیں۔ ان میں ایم ٹی اے کے کارکنوں کے تمام دنیا کے احمدی بہت زیادہ شکر گزار ہیں کہ ان کی وجہ سے انہوں نے جلسے میں شمولیت کی اور باقی پروگرام دیکھے۔ اس مرتبہ جلسے کی کارروائی کے علاوہ جلسہ کے وقفے کے دوران بھی پروگرام ہوئے ہیں، ان کے معیار اور نفس مضمون کی بھی لوگوں نے بہت تعریف کی ہے۔ ایم ٹی اے العربیہ بھی اپنے لائیو پروگرام دیتا رہا ہے، اس کا بھی بڑا اچھا اثر رہا۔ اس دفعہ ایم ٹی اے کو انٹرنیٹ کے ذریعے سے بھی وسعت دی گئی ہے۔ بہر حال مجموعی طور پر اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضل اور احسانات ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلسے کی ان برکات کو ہمیشہ بڑھتا چلا جائے اور ہمیں حقیقی شکر گزار لوگوں میں شامل فرمائے۔ حضور انور نے تمام دنیا کے عمومی حالات بیان کرکے انسانیت کیلئے دعا کی تحریک کی حضور انور نے آخر پر مکرم ماسٹر ملک محمد اعظم صاحب کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ حاضر اور اسی طرح مکرم محمد نواز صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی کی شہادت اور مکرمہ وے مریم کوریا با صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ گیمبیا کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

پریس ریلیز

گلستان جوہر کراچی کے احمدی نوجوان

مکرم محمد احمد صاحب

راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے

کراچی میں مذہبی منافرت کی بنا پر احمدیوں کی ٹارگٹ کلنگ میں تیزی آگئی ہے۔ تفصیلات کے مطابق مورخہ 16 ستمبر 2012ء کی رات کو گلستان جوہر کے علاقے میں 23 سالہ احمدی نوجوان مکرم محمد احمد صاحب اپنے برادر نسبتی مکرم شمس فخری صاحب کے ہمراہ اپنی دکان بند کرکے جا رہے تھے کہ بعض افراد نے ان پر فائرنگ کر دی جس سے مکرم محمد احمد صاحب موقع پر راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے جبکہ ان کے برادر نسبتی مکرم شمس فخری صاحب شدید زخمی ہو گئے۔ ان کی عمر 45 سال ہے اور وہ شدید زخمی حالت میں کراچی کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ یاد رہے کہ کراچی میں گزشتہ دس دنوں میں یہ تیسرے احمدی ہیں جنہیں محض عقیدے کے اختلاف پر راہ مولیٰ میں قربان کیا گیا ہے۔ 12 ستمبر کو مکرم محمد نواز صاحب، 7 ستمبر کو ایک سکول ٹیچر مکرم راؤ عبد الغفار صاحب کو اور اس سے قبل 19 جولائی کو اورنگی ٹاؤن میں جماعت احمدیہ کے مقامی صدر مکرم نعیم احمد گوندل صاحب جو سٹیٹ بنک آف پاکستان میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے عہدے پر فائز تھے، کو بھی احمدی ہونے کی بنا پر راہ مولیٰ میں قربان کیا جا چکا ہے۔ ان واقعات کی ایف آئی آر بھی درج کرائی گئی ہیں لیکن پولیس کی جانب سے اس سلسلہ میں ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ کراچی کے بعض علاقوں میں کچھ عرصہ قبل جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت انگیز وال چاکنگ بھی کی گئی ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

خطبہ جمعہ

ایک مومن کی شان ہے کہ جب وہ بندوں کے احسانوں کا بھی شکر گزار ہوتا ہے تو احسان کا منبع خدا تعالیٰ کی ذات کو سمجھتا ہے

اصل حمد اللہ تعالیٰ کی ہے جس نے یہ سامان پیدا فرمائے اور اس بات کو ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے

اپنے تعلقات کو، اپنی کامیابیوں کو اپنی کسی خوبی پر محمول نہ کریں بلکہ خدا تعالیٰ کا فضل سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تعریف کریں کہ اُس نے آپ کو یہ موقع دیا کہ تعلقات بنائیں

ہمارا انحصار خدا تعالیٰ کی ذات پر ہے جماعت کی ترقی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہے، کسی حکومت کی مدد سے نہیں

شکر گزاری کے جذبات سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے لئے ہوں اور پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کس طرح بڑھتے رہیں گے۔ یاد رکھیں جماعت کے کاموں میں کبھی دنیاداری راس نہیں آتی

(امریکہ اور کینیڈا کے دوروں کے حوالہ سے غیروں سے تعلقات بنانے کے سلسلہ میں اہم نصائح)

واشنگٹن میں Capital Hill میں منعقد ہونے والے فنکشن میں اللہ تعالیٰ کی رعب کے ساتھ نصرت کے وعدوں کا پُرشوکت اظہار۔ غیروں کے تاثرات کا تذکرہ

اس رمضان سے بھی خوب فائدہ ہر احمدی کو اُٹھانا چاہئے۔ اپنی دعاؤں اور عبادتوں کو بھی انتہا تک لے جانے کی کوشش کرنی چاہئے

یہ دن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے اور کھینچنے کے دن ہیں، ان سے بھرپور فائدہ ہر احمدی کو اُٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے

مکرم چوہدری نعیم احمد گوندل صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی کی راہ مولیٰ میں قربانی اور محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب کی وفات کا تذکرہ اور مرحومین کی نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20 جولائی 2012ء بمطابق 20 وفا 1391 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

عموماً ہم جب اللہ تعالیٰ کے فضل اور انعام کو دیکھتے ہیں تو اکثریت کے منہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل اور انعام کے ذکر پر اَلْحَمْدُلِلّٰہ نکلتا ہے، چاہے اُسے اَلْحَمْد کے گہرے معنی کا علم ہو یا نہ ہو۔ ایک ماحول میں اُٹھان کی وجہ سے یہ احساس ضرور ہے کہ چاہے تکلفاً ہی کہا جائے، اَلْحَمْدُلِلّٰہ ضرور کہنا ہے۔ کم علم سے کم علم کو بھی یہ احساس ضرور ہوتا ہے کہ یہ الفاظ ضرور کہے جائیں جو اللہ تعالیٰ کی تعریف کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ پس ایک احمدی کے منہ سے ہر ایسے موقع پر جس سے خوشی پہنچ رہی ہو، جس پر جب اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہو رہے ہوں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی انعام مل رہا ہو، یا کسی بھی طریقے سے یہ احساس ہو کہ اللہ تعالیٰ مجھے نواز رہا ہے تو اَلْحَمْدُلِلّٰہ ضرور نکلتا ہے، چاہے وہ کسی کی ذاتی خوشی ہو یا جماعتی طور پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہو۔ اور یہ اَلْحَمْدُلِلّٰہ کے الفاظ کی ادائیگی ہر ایسے موقع پر ایک احمدی کے منہ سے ہونی بھی چاہئے۔ لیکن ان الفاظ کی ادائیگی کا اظہار الفاظ کہنے والے کے لئے اور بھی زیادہ برکت کا موجب بن جاتا ہے جب وہ سوچ سمجھ کر، اُس کی روح کو جانتے ہوئے یہ الفاظ کہے۔ ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اس زمانے کے امام اور مسیح موعود کو مانا ہے، مہدی موعود کو مانا ہے اور اس ایمان کی وجہ سے ہمیں اَلْحَمْدُلِلّٰہ یا کسی بھی قرآنی لفظ کے معانی اور روح کو سمجھنے میں دقت نہیں ہے، بشرطیکہ ہماری اس طرف توجہ ہو۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اس کی روح سے ہمیں روشناس کروایا ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ کی مختلف رنگ میں حضرت مسیح موعود نے وضاحت فرمائی ہے۔ اس وقت میں ایک مختصر وضاحت حَمْد کے لفظ کی آپ کے الفاظ میں بیان کرتا ہوں۔

آپ فرماتے ہیں کہ:

''واضح ہو کہ حمد اُس تعریف کو کہتے ہیں جو کسی مستحق تعریف کے اچھے فعل پر کی جائے۔ نیز ایسے انعام کنندہ کی مدح کا نام ہے جس نے اپنے ارادہ سے انعام کیا ہو اور اپنی مشیئت کے مطابق احسان کیا ہو اور حقیقت حمد کما حقہٗ صرف اُسی ذات کے لئے متحقق ہوتی ہے جو تمام فیوض و انوار کا مبدء ہو اور علی وجہ البصیرت کسی پر احسان کرے نہ کہ غیر شعوری طور پر یا کسی مجبوری سے۔ اور حمد کے یہ معنی صرف خدائے خبیر و بصیر کی ذات میں ہی پائے جاتے ہیں۔ اور وہی محسن ہے اور اول و آخر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

میں سب احسان اُسی کی طرف سے ہیں اور سب تعریف اُسی کے لئے ہے، اِس دنیا میں بھی اور اُس دنیا میں بھی اور ہر حمد جو اُس کے غیروں کے متعلق کی جائے، اُس کا مرجع بھی وہی ہے۔‘‘

(اردو ترجمہ عربی عبارت از اعجاز المسیح۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول۔ سورۃ فاتحہ۔ صفحہ 74-75۔ مطبوعہ ربوہ)

پس یہ وہ تفصیل ہے جس کا لفظ حَمد حامل ہے اور جب ان باتوں کو سامنے رکھ کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا جائے تو وہ حقیقی حمد بنتی ہے جو ایک مومن کو خدا تعالیٰ کی کرنی چاہئے۔ قرآنِ کریم میں یہ لفظ حمد بہت سی جگہوں پر اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے استعمال ہوا ہے۔ بہرحال اس وقت مَیں اس اقتباس کے حوالے سے بات کروں گا، اس کی تھوڑی سی وضاحت کروں گا۔ اس میں حضرت مسیح موعود نے حمد کی وضاحت کے حوالے سے جن باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے وہ یہ ہیں۔

ایک تو یہ بات کہ ایسی تعریف جو کسی مستحق تعریف کے اچھے فعل پر ہو اور انسانوں میں سے بھی مختلف لوگوں کی تعریف ہوتی ہے۔ لیکن فرمایا کہ جو تعریف کا مستحق ہے اور تعریف کا سب سے زیادہ مستحق اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کون ہوسکتا ہے؟ پس ایک بات تو یہ ذہن میں رکھنی چاہئے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی اس لئے ہیں کہ وہی سب سے زیادہ تعریف کا حقدار ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ایسے انعام دینے والے کی تعریف جس نے اپنے ارادے سے انعام دیا ہو۔ پس اللہ تعالیٰ کے انعام جب نازل ہوتے ہیں تو انعام حاصل کرنے والے کے اپنے عمل سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ارادے سے ملتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ رحمانیت کا جلوہ دکھاتے ہوئے بغیر کسی عمل کے بھی نواز دیتا ہے یا اُس عمل سے ہزاروں گنا زیادہ بڑھا کر نوازتا ہے جتنا کہ عمل کیا گیا ہو یا پھر رحیمیت کے جلوے کے تحت اگر انعام دیتا ہے تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کے ارادے سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی بندے کو توفیق دیتا ہے کہ وہ کوئی کام کرے یا دعا کرے اور اُس کے نتیجے میں نیک نتائج ظاہر ہوں اور پھر اللہ تعالیٰ بندے کو نوازے۔

اور پھر تیسری چیز یہ فرمائی کہ اپنی مشیت کے مطابق احسان کیا ہو اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کون ہے جو اپنی مشیت کے مطابق کوئی احسان کرتا ہے یا کوئی بھی کام کرتا ہے، اپنے بندوں پر احسان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنے بندوں پر احسان کرے۔ اس لئے اُس نے اپنی رحمت کو وسیع تر کیا ہوا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کے وعدے اُس کی مشیت کے ساتھ شامل ہو جائیں تو پھر انعاموں اور فضلوں اور احسانوں کی ایسی بارش ہوتی ہے جس کا انسان احاطہ بھی نہیں کرسکتا۔ اور یہ صورتحال اس دور میں ہمیں حضرت مسیح موعود کی جماعت کے ساتھ نظر آتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے وعدے اور فیصلہ آپ کے غلبہ کا اعلان کرتا ہے۔

پھر اگلی بات آپ نے یہ فرمائی کہ حمد کی حقیقی حقدار وہ ذات ہوتی ہے جس سے تمام فیض اور نور کے چشمے پھوٹ رہے ہوں۔ پس جب انسان اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو یہ سوچ کر کہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس سے انسان کو سب فیض پہنچ رہے ہیں اور وہی ذات ہے جو زمین و آسمان کا نور بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہی فرماتا ہے۔ اَللّٰہُ نُوْرُ .... (النور:36) جب وہ نور ہے تو اُسی کی طرف انسان رجوع کرے۔ اُس کی طرف بڑھے۔ اُس کے آگے جھکے اور یوں پھر ایسا انسان حقیقی حمد کرنے والا بن کر اندھیروں سے روشنیوں کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے اور یہاں پھر اللہ تعالیٰ کے احسان کا ایک اور مضمون شروع ہو جاتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اَللّٰہُ وَلِیُّ .... (البقرۃ:258) کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کا دوست ہو جاتا ہے جو ایمان لاتے ہیں اور اُنہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔ اور جس بندے کا اللہ تعالیٰ دوست اور ولی ہو جائے پھر اُسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کا بھی ایک نیا اِدراک حاصل ہوتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا بھی ایک نیا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ گویا حقیقی حمد کرنے والا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنتا ہے اور پھر اس وارث بننے کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ ایک کے بعد دوسرا فضل ہوتا چلا جاتا ہے۔

پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ بھی یاد رکھنے والی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ کسی پر غیر شعوری طور پر احسان کرتا ہے، نہ کسی مجبوری کے تحت بلکہ علی وجہ البصیرت یہ احسان ہے۔ جانتا ہے کہ مَیں یہ احسان کر رہا ہوں اور اس احسان کا بدلہ بھی نہیں لینا لیکن بندے کو یہ بھی بتا دیا کہ اگر تم شکرگزار بنو گے، حقیقی حمد کرتے رہو گے، بندگی کا حق ادا کرو گے تو لَاَزِیْدَنَّکُمْ اور بھی زیادہ تمہیں ملے گا۔ میرے یہ انعامات اور احسانات بڑھتے چلے جائیں گے اور نہ صرف یہ انعامات اور احسانات اس دنیا میں تم پر ہوتے رہیں گے بلکہ اُس دنیا میں بھی یہ انعامات اور احسانات تم پر ہوں گے اور حقیقی حمد کے نہ ختم ہونے والے پھل تم کھاتے چلے جاؤ گے۔

پھر یہ بھی فرمایا کہ اس بات کو بھی یاد رکھو کہ اس دنیا میں جو تعریف اللہ تعالیٰ کے غیر کی یا اُس کی مخلوق کی تم کرتے ہو وہ بھی خدا تعالیٰ ہی کی طرف لے جاتی ہے اور لے جانے والی ہونی چاہئے۔ اور ایک حقیقی مومن کو اس بات کا اِدراک اور فہم ہونا چاہئے کہ تمام تعریف کا مرجع اللہ تعالیٰ ہے۔ کیونکہ وہ تمام قدرتوں کا مالک ہے۔ زمین و آسمان اور اس کی ہر چیز پیدا کرنے والا خدا ہے، چاہے وہ جاندار مخلوق ہے یا غیر جاندار مخلوق۔ نباتات ہیں، حیوانات ہیں، انسان ہے، سب کا پیدا کرنے والا اور اُن میں وہ خصوصیات پیدا کرنے والا خدا تعالیٰ ہے جس سے ایک انسان فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔

پس کسی بھی چیز کی اور کسی بھی انسان کی اپنی ذاتی اہمیت کوئی نہیں جب تک کہ خدا تعالیٰ اُس میں وہ خصوصیت یا طاقت پیدا نہ کرے جو انسان کو فائدہ پہنچانے والی ہے۔ اس زمین پر بھی بیشمار چیزیں جو ہم دیکھتے ہیں اُن سے فائدہ پہنچانے کی خاصیت خدا تعالیٰ نے ہی اُن میں رکھی ہے اور انسان اُن سے فائدہ حاصل نہیں کرسکتا جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے کہ یہ فائدہ حاصل کیا جائے۔ پس جب ہر ایک کو ہر خصوصیت خدا تعالیٰ کی مرضی اور اُس کے ارادے اور اُس کے قانونِ قدرت سے مل رہی ہے تو پھر غیر اللہ سے فائدہ اُٹھانے کے بعد حقیقی شکرگزاری بھی خدا تعالیٰ کی ہونی چاہئے اور حمد اُسی کی کرنی چاہئے کہ اُس نے یہ اسباب اور سامان پیدا فرمائے جس کی وجہ سے اللہ کے بندے نے فائدہ اُٹھایا، ایک مومن نے فائدہ اُٹھایا۔ ہاں یہ بھی حکم ہے کہ شکرگزاری بندوں کی بھی کرنی چاہئے۔ اگر تم کسی دوسرے انسان سے فائدہ اُٹھاتے ہو تو اُس کے بھی شکرگزار بنو۔ اگر بندوں کی شکرگزاری اس نیت سے کی جائے کہ خدا تعالیٰ نے اسے میرے فائدے کے لئے بھیجا ہے، اُسے مجھے فائدہ پہنچانے کا ایک ذریعہ بنایا ہے، میری بہتری کا ذریعہ بنایا ہے تو یہ بھی خدا تعالیٰ کی شکرگزاری ہے۔ اور یہ شکرگزاری اُس ربّ العالمین کی ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے جس نے ہمیں بھی پیدا کیا اور ہماری پرورش کے سامان کئے اور باقی چیزوں کے لئے بھی۔ پھر کسی بندے کو انسان ربّ نہیں بناتا۔ یہ نہیں سمجھتا کہ اس بندے کی وجہ سے میرے یہ کام ہوئے ہیں یا مجھے سب کچھ ملا ہے۔ پھر حقیقی ربّ اللہ تعالیٰ ہوتا ہے جو ربّ العالمین ہے۔

پس یہ ایک مومن کی شان ہے کہ جب وہ بندوں کے احسانوں کا بھی شکرگزار ہوتا ہے تو احسان کا منبع خدا تعالیٰ کی ذات کو سمجھتا ہے بلکہ جب کسی کی طرف سے نیک سلوک دیکھتا ہے تو اس نیک سلوک کی وجہ بھی خدا تعالیٰ کی ذات کو سمجھتا ہے کہ اُس نے دوسرے کے دل میں نیک سلوک کرنے کا خیال ڈالا۔ پس ایک حقیقی مومن کی سوچ ہر فائدہ پر چاہے وہ کسی بھی ذریعے سے پہنچ رہا ہو اُسے خدا تعالیٰ کی ذات کی طرف لے جاتی ہے اور جب یہ صورت ہو تو وہی حقیقی حمد ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود نے ہمیں توجہ دلوائی ہے اور توجہ قائم کرنے کا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افرادِ جماعت کی اکثریت تو اس سوچ سے اللہ تعالیٰ کی حمد کرتی ہے اور کرنی چاہئے کہ ایمان بھی اس حقیقی حمد کے ساتھ ہی ترقی کرتا ہے لیکن من حیث الجماعت بھی ہمیں یہی سوچ رکھنی چاہئے کہ ہر موقع پر اللہ تعالیٰ جو جماعت کو مختلف نہج پر آگے بڑھتا ہوا دکھاتا ہے تو اس کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے والے بنیں اور ہمیشہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کی حقیقی روح کو جاننے والے ہوں۔ اور جب اس طریق پر ہر طرف حمد ہو رہی ہوگی تو یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش بھی پہلے سے کئی گنا بڑھ کر برسے گی۔ یہ حقیقی حمد انسان کے اندر ایک روحانی انقلاب بھی پیدا کرتی ہے۔ باریک تر شرک سے بھی بچاتی ہے۔ ایک انسان کو حقیقی عابد بناتی ہے اور پھر اُن حکموں کی تلاش کر کے اُن پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلاتی ہے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ انسانی قدروں کو اپنانے اور اعلیٰ اخلاق دکھانے کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ پس یہ حمد ہے جس کے کرنے کی ہمیں تلاش رہنی چاہئے۔

گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں جو مَیں نے کینیڈا میں دیا تھا، امریکہ اور کینیڈا کے نوجوانوں کا ذکر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں توفیق دی ہے کہ وہ جماعتی کاموں میں کافی ایکٹو (Active) ہوئے ہیں اور خاص طور پر تعلقات بڑھانے میں غیروں سے کافی آگے بڑھے ہیں اور پھر تعلقات کے بہتر نتائج بھی نکلے ہیں اور بہت سے پڑھے لکھے لوگوں سے اُن کے رابطے ہوئے ہیں۔ اُن ملکوں کی بڑی شخصیات سے اُن کے رابطے ہوئے ہیں۔ اور اُن رابطوں کی وجہ سے جب مَیں وہاں گیا تو مختلف لوگوں سے بھی مجھے ملایا گیا۔ اُن سے ملنے کا موقع بھی دیا اور اکثر ہمارے مشن ہاؤس میں آ کے وہیں ملتے رہے۔ عموماً بڑے بڑے لوگ جن کے بارے میں خیال ہوتا ہے کہ نہیں آئیں گے، وہ لوگ جو ملکوں کی پالیسیز بناتے ہیں، جو دنیا پر حکومت کر رہے ہیں اور دنیا کے بارے میں پالیسیز بناتے ہیں، اُن کو بھی کچھ بتانے اور سمجھانے کا اور کہنے کا موقع ملا۔ ان تعلقات کی وجہ سے یہ فائدہ ہوا اور اس میں جیسا کہ مَیں نے کہا، بڑا کردار نوجوانوں نے ادا کیا۔ لیکن ان نوجوانوں کو جو خواہ امریکہ کے ہوں یا کینیڈا کے ہوں یا دنیا میں کسی بھی ملک کے ہوں، مَیں یہ توجہ بھی دلانی چاہتا

ہوں کہ کسی دنیاوی تعلق کو اپنی بڑی کامیابی نہ سمجھیں۔ ہاں ایک موقع اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا کہ ان دنیاوی لوگوں تک آپ کی پہنچ ہو اور اُن تک حقیقی اور انصاف پر مبنی (-) کی تعلیم پہنچے یا اگر آپ لوگوں نے اُن لوگوں سے مجھے ملوایا یا کوئی فنکشن ارینج (Arrange) کیا تو مجھے خدا تعالیٰ نے توفیق دی کہ انہیں (-) کی خوبصورت تعلیم بتاؤں اور حکمت سے ان ملکوں کے بڑوں کو جو دنیا کے بارے میں فیصلہ کرتے ہیں بتاؤں کہ دنیا کی رہنمائی کس طرح ہو سکتی ہے۔

پس پہلی بات تو مَیں ہر جگہ کے نوجوانوں کو یہ کہنا چاہتا ہوں کیونکہ ابھی مَیں امریکہ اور کینیڈا کا دورہ کر کے آیا ہوں اس لئے وہاں کے نوجوانوں کو خاص طور پر کہ اپنے تعلقات کو، اپنی کامیابیوں کو اپنی کسی خوبی پر محمول نہ کریں بلکہ خدا تعالیٰ کا فضل سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تعریف کریں کہ اُس نے آپ کو یہ موقع دیا کہ تعلقات بنائیں۔ اور ان تعلقات سے ہمارا مقصد اپنا ذاتی مفاد اُٹھانا نہیں ہے، نہ کبھی یہ ہونا چاہئے۔ مقصد یہ ہے کہ دنیا کی رہنمائی ہو، دنیا کو حتی الوسع کوشش کر کے سیدھے راستے پر چلنے کے طریقے بتائے جائیں۔ اگر وہ مان لے تو ٹھیک، نہیں تو پھر کم از کم ہمارا فرض پورا ہو جاتا ہے۔ دنیا کو فسادوں اور تباہی سے بچایا جائے کیونکہ جس نہج پر دنیا چل رہی ہے، اگر یہ جاری رہا تو یقیناً بہت بڑی تباہی آگے نظر آ رہی ہے۔ دنیا کو خدا تعالیٰ کی طرف لایا جائے۔ اگر کسی کے دل میں یہ خیال ہے کہ شاید ان تعلقات سے ہمارا کوئی مفاد وابستہ ہے یا ہماری کوئی اپنی قابلیت ہے جس کی وجہ سے یہ تعلقات بنے یا جماعت احمدیہ کی ترقی اس سے وابستہ ہے تو وہ بالکل غلط ہے۔

جیسا کہ میں نے حمد کے مضمون میں وضاحت کی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کی جماعت کو ترقیات سے نوازے۔ ان ترقیات کے حصول میں ہماری تو ادنیٰ کوشش ہوتی ہے اور باقی جو نتائج حاصل ہو رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے احسان کے رنگ میں ہو رہے ہوتے ہیں۔

پس ہر کوشش کے پھل کسی کی ذاتی خوبی یا محنت سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وجہ سے ہیں، بلکہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وجہ سے ہی ہیں۔ اگر ہم اس سوچ کو قائم رکھیں گے تو فضل بڑھتے جائیں گے۔ باقی ان دنیاداروں سے نہ ہم نے کچھ لینا ہے، نہ ہمارا یہ مقصد ہے۔ میرے امریکہ کے دورے کی رپورٹس الفضل میں پڑھنے والوں نے تو پڑھ لی ہوں گی۔ امریکہ میں اُس جگہ اور عمارت میں جو کیپیٹل ہل (Capital Hill) کہلاتی ہے، جہاں امریکی کانگریس اور سینیٹ (Senate) بیٹھ کر اپنے ملکی اور دنیا کے فیصلے کرتی ہیں، جہاں اُس ملک کے اور بھی مختلف دفاتر ہیں، وہاں ایک ہال میں فنکشن بھی ہوا تھا، جہاں مَیں نے اُنہیں مختصر خطاب کیا تھا۔ ہمارے بعض مخالفین نے، خاص طور پر پاکستان میں اسے ہمارے خلاف، جماعت کے خلاف اُچھالنے کی کوشش کی تا کہ احمدیوں کے خلاف مزید بھڑکایا جائے لیکن بہرحال ان کو کوئی ایسی خاص پذیرائی تو نہیں ملی۔ ان کا یہ موقف تھا کہ مَیں احمدیوں کے لئے امریکی حکومت سے کوئی مدد مانگنے گیا ہوں یا نعوذ باللہ ملک کے خلاف، پاکستان کے خلاف کوئی سازش کرنے گیا ہوں۔ یہ تو جو کچھ مَیں نے وہاں کہا اُسے سن کر، اگر ان کی انصاف کی آنکھ ہو، جو نہیں ہے تو خود ہی انصاف سے فیصلہ کر لیں گے اور ہر عقلمند فیصلہ کر سکتا ہے کہ میں لینے گیا تھا یا اُنہیں کچھ دینے اور بتانے گیا تھا۔

ہمارا انحصار خدا تعالیٰ کی ذات پر ہے۔ جماعت کی ترقی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہے، کسی حکومت کی مدد سے نہیں۔ اور نہ کبھی ہمارے دل میں یہ خیال آیا ہے۔ ملک کے خلاف سازش کا سوال ہے تو ہم ان لوگوں سے زیادہ وطن سے محبت کرنے والے ہیں جن کا نہ پاکستان کے بنانے میں کوئی کردار ہے، نہ اس کے قائم رکھنے میں کوئی کردار ہے، بلکہ یہ لوگ تو دونوں ہاتھوں سے ملک کو لوٹ رہے ہیں اور تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔

جہاں تک لینے کی بات ہے تو یہ بھی بتا دوں کہ 2008ء میں جوبلی کے جلسہ پر جب مَیں وہاں گیا تھا تو وہاں ایک ریسپشن (Reception) بھی تھی جس میں مقامی لوگ آئے ہوئے تھے لیکن اس میں صرف ایک سینیٹر تھوڑی دیر کے لئے آئے۔ وہ پانچ منٹ بیٹھے اور چلے گئے اور وہ بھی فنکشن سے پہلے اور جہاں تک مجھے یاد ہے کوئی سینیٹر (Senator) یا کانگریس مین (Congressman) وغیرہ نہیں تھے۔ اور اُن سے دو منٹ بات ہوئی تو مجھ سے پوچھنے لگے کہ آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟ یہ انداز مجھے ایسے لگا جیسے یہ کہہ رہے ہوں کہ کیا مانگنے آئے ہو؟ کیونکہ پاکستانیوں کے متعلق اُن کا شاید یہی تصور ہے کہ مانگنے آتے ہیں۔ تو اُسے میں نے کہا کہ مَیں تمہارے سے کچھ لینے نہیں آیا۔ اس وقت بھی میں نے اُس کو کہا تھا کہ تمہیں یہ بتانے آیا ہوں کہ اگر تم دنیا میں امن قائم کرنا چاہتے ہو تو تمہیں کیا طریقے اختیار کرنے چاہئیں اور کس طرح اپنی پالیسیز بنانی چاہئیں۔

بہرحال جیسا کہ میں نے کہا یہ واحد سینیٹر تھے جو آئے۔ چند منٹ کی گفتگو مجھ سے کی اور چلے گئے۔

لیکن اس خطاب یا فنکشن کا جہاں تک تعلق ہے جو کیپیٹل ہل میں ہوا اُس کی اہمیت میرے لئے صرف اتنی تھی کہ اگر یہ لیڈر اکٹھے ہو جائیں اور پڑھا لکھا طبقہ وہاں آ جائے تو ان کو (دین حق) کی تعلیم کے کچھ پہلو بتائے جائیں اور دنیا کے امن کے لئے شاید یہ سن کے پھر دنیا کے امن کے لئے ان کو صحیح قدم اُٹھانے کا خیال پیدا ہو جائے۔

اس فنکشن سے ایک دن پہلے سی این این (CNN) کے نمائندہ نے میرا انٹرویو لیا تھا۔ وہ اور باتوں کے علاوہ کہنے لگا کہ تمہارے لئے یہ بڑا اہم موقع پیدا ہو رہا ہے تو کیسا محسوس کر رہے ہو۔ مَیں نے اسے کہا اور ایک دم میرے منہ سے یہی نکلا کہ میرے لئے تو یہ کوئی ایسا زیادہ اہم موقع نہیں ہے۔ اس کے الفاظ کچھ ایسے تھے جیسے کوئی بڑی ایکسائٹمنٹ (Excitement) ہو گی یا کچھ ہو گا۔ تو بہرحال میں نے کہا کہ کوئی ایسا موقع نہیں ہے جس کی وجہ سے مَیں ضرورت سے زیادہ ایکسائٹڈ (Excited) ہو جاؤں۔ اس دورے پر جو امریکہ میں آیا ہوں میرا اصل مقصد تو اپنے لوگوں سے ملنا اور ان کی دینی، اخلاقی، روحانی حالت کی بہتری کی طرف اُنہیں توجہ دلانا ہے۔ اس پر وہ کہنے لگا کہ تمہاری یہ بات جو ہے یہ تو امریکی سیاستدانوں کے لئے بڑی دھچکے والی بات ہے کہ تم اسے کوئی اہمیت نہیں دے رہے۔ اور پھر ہنس کے کہنے لگا کہ مَیں تمہاری یہ بات بہرحال ان سیاستدانوں کو نہیں بتاؤں گا۔

بہرحال ایک دنیادار کی نظر میں تو اس کی کوئی اہمیت ہو گی لیکن ہمارے نزدیک نہ ہے اور نہ ہونی چاہئے۔ ہاں ہم اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے اُن کا شکریہ ضرور ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہماری باتیں سنیں۔ اسی طرح اس فنکشن سے پہلے جب مختلف ملاقاتیں ہو رہی تھیں، وہاں کے فوجوں میں جو مختلف فرقوں کے چیپلین (Chaplain) ہیں وہ بھی ہمارے ایک احمدی کے تعلق کی وجہ سے مجھے ملنے آئے۔ چار پانچ آدمی تھے تو اُن میں سے ایک نے مجھے کہا کہ کل تم نے کانگریس میں جا کر کانگریس مین اور سینیٹرز سے خطاب کرنا ہے تو نروس (Nervous) تو نہیں ہو رہے ہو گے۔ مَیں نے اُسے کہا کہ بالکل نہیں۔ مَیں نے تو قرآن اور (دین حق) کی باتیں کرنی ہیں اور مَیں نہیں سمجھتا کہ اس میں کوئی نروس ہونے والی بات ہے اور اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے۔ مختلف جگہوں پر لیکچرز دینے کا موقع بھی ملتا رہتا ہے۔ پھر خود ہی کہنے لگا کہ ہمیں اگر کوئی ایسا موقع آئے تو بڑی دقّت ہوتی ہے اور بعض دفعہ نروس ہو جاتے ہیں حالانکہ ہم بہت زیادہ لیکچر دینے والے ہیں۔ یہ اس لئے کہ یہ لوگ بیشک چیپلین تو ہیں، یا مذہبی لیڈر سمجھ لیں اور اپنی مذہبی رسومات ادا کرنے کے لئے بنائے گئے ہیں، لیکن دنیاداری ان پر غالب ہے اور کیپیٹل ہل کا جو نام ہے وہی اُن کے لئے ایک ہوّا ہے چاہے وہ امریکن ہی ہوں۔ لیکن خدائے واحد کو ماننے والے کے لئے خدا ہی سب کچھ ہے اور ہونا چاہئے۔ جماعت پر اعتراض کرنے والے بھی اسی طرح دنیاداروں سے متاثر ہوتے ہیں جس طرح یہ لوگ ہو رہے ہیں ان کی بھی میٹنگیں ہوتی ہوں گی۔ بعض جا کے ملتے بھی ہوں گے اور ان لوگوں کو متاثر ہونے کی وجہ سے کبھی یہ توفیق نہیں ملی کہ (دین حق) کا پیغام پہنچائیں، اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچائیں، قرآن کریم کا پیغام پہنچائیں۔

جب فنکشن ہو گیا تو ایک کانگریس مین نے جو ایک دوسرے (کانگریس مین) سے بات کر رہا تھا جو ہمارے ایک احمدی نے سن لی کہ (-) لیڈروں کو اس طرح ہونا چاہئے کہ کھل کر بات کیا کریں اور حقیقت بیان کریں اور پُر زور الفاظ میں کریں۔ تو یہ بہرحال ایک تأثر تھا۔ ان لوگوں کو بھی آج تک کسی (-) لیڈر کو، بلکہ حکومتوں کے سربراہوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق نہیں دی۔ اس لئے نہیں دی کہ ان کو دین سے زیادہ دنیا کی طرف رغبت ہے۔

پس نوجوان ہمیشہ اس سوچ کے ساتھ تعلقات رکھیں کہ ہم نے ان دنیاوی لیڈروں سے کچھ لینا نہیں بلکہ دینا ہے۔ شکرگزاری کے جذبات سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے لئے ہوں اور پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کس طرح بڑھتے رہیں گے۔ یاد رکھیں جماعت کے کاموں میں کبھی دنیاداری راس نہیں آتی۔ اگر دنیاداروں کو اپنا سب کچھ سمجھ لیا تو جو خدا تعالیٰ ہے، جو انعام دینے والا ہے وہ ان انعاموں کو واپس لینے کی طاقت بھی رکھتا ہے۔

پس ہمارا مقصد تو ہمیشہ خدا تعالیٰ کی حمد اور اُس کی رضا ہونا چاہئے اور ہے، نہ کہ کسی دنیادار سے تعلقات ہماری انتہاء ہے۔ یہ کبھی نہ ہماری انتہا ہوئی ہے نہ ہے نہ انشاء اللہ ہو گی۔ اور نہ ہی ہماری زندگی کا مقصد ان دنیاداروں سے کچھ حاصل کرنا اور ان تک پہنچنا ہے اور چاہے وہ امریکہ کا کیپیٹل ہل ہو یا کوئی اور ایوان ہو، وہاں کا فنکشن نہ کبھی ہماری زندگی کا مقصد رہا ہے اور نہ ہو گا اور نہ ہونا چاہئے۔ یہ ہماری انتہا نہیں۔ ہماری انتہا ہر احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے۔ وہ جتنا بھی پڑھا لکھا ہے

اور لوگوں سے تعلقات ہیں کہ خدائے واحد کے آگے جھکنے والا دنیا کو بنانا ہے، یہ ہمارا انتہائی مقصود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو تمام ایوانوں اور ملکوں کے جھنڈوں سے اونچا کرنا ہے۔ یہ ہمارا مقصد ہے۔

ایم ٹی اے پر اکثر آپ نے دیکھا ہوگا اور رپورٹس میں بھی پڑھا ہوگا کہ جو کچھ مَیں نے وہاں کہا وہ قرآنِ کریم کی تعلیم کی روشنی میں کہا ہے اور (دینِ حق) کی تعلیم جو حق اور سچائی کی تعلیم ہے، وہ کہنے کی کوشش کی ہے۔ اس میں بھی میری کوئی خوبی نہیں۔ مَیں تو اپنے آپ کو کم علم اور عاجز انسان سمجھتا ہوں لیکن جس مسیح موعود کی نمائندگی میں مَیں اس خطاب کے لئے گیا تھا، اُس کے ساتھ اور آپ کے آقا اور ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ۔ وہاں جاتے ہوئے کار میں جب مَیں دعا کر رہا تھا تو یہی خیال مجھے آیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ بڑا اونچا ایوان ہے اور اس سے پہلے تو کبھی سوچنے کا موقع بھی نہیں ملا تھا، اُسی وقت مجھے جاتے جاتے یہ خیال آیا کہ مَیں تو تیرا ایک عاجز بندہ ہوں اور تیرے پیغام کو لے کر وہاں جا رہا ہوں۔ تیرے مسیح موعود کی نمائندگی میں جا رہا ہوں۔ اس لئے نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ کا جو وعدہ حضرت مسیح موعود سے ہے اُس کا نظارہ آج بھی دکھا دے۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول کی اور یہ ذوق رکھنے والے احمدیوں نے دیکھا اور اس کا اظہار بھی کیا بلکہ دوسروں نے بھی اظہار کیا کہ نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ کا نظارہ ہم نے وہاں دیکھا۔ انور محمود خان صاحب جو مولانا عبدالمالک خان صاحب کے بیٹے ہیں، وہیں رہتے ہیں، وہاں کی مرکزی عاملہ میں شامل ہیں، انہوں نے ان سیاستدانوں کے وہاں کے حالات کے بارے میں اور ان سیاستدانوں کے مختصر تبصروں کے بارے میں ایک مختصر سا مضمون بھی لکھا ہے جو مَیں سمجھتا ہوں کہ اُن کو الفضل اور دوسرے رسالوں میں چھپوا بھی دینا چاہئے کہ کس طرح اُن پر اثر ہو رہا تھا۔

اس فنکشن میں انتیس (29) کانگرس مین اور سینیٹرز آئے ہوئے تھے۔ تھنک ٹینک (Think-tank) سے تعلق رکھنے والے لوگ تھے۔ پینٹا گون (Pentagon) سے تعلق رکھنے والے لوگ تھے۔ این جی اوز (NGO's) سے کچھ لوگ تھے۔ پروفیسرز تھے اور ان ساروں کی تعداد تقریباً ایک سو دس تھی۔ عموماً وہاں کی روایت بھی ہے اور یہی کہا جاتا ہے کہ کانگرس مین اور سینیٹرز کسی فنکشن میں جائیں تو زیادہ دیر بیٹھا نہیں کرتے، تھوڑی دیر بعد اُٹھ کے چلے جاتے ہیں۔ بہرحال یہ کہ اُن کے اخلاق کا کیا معیار ہے یہ تو وہ جانتے ہیں۔ لیکن ہر کوئی وہاں جانتا ہے کہ بیٹھا نہیں کرتے، اُٹھ جاتے ہیں۔ لیکن اس فنکشن میں دو تین کے علاوہ جنہوں نے پہلے اجازت لے لی تھی۔ باقی سب جو ہیں پورا وقت بیٹھے رہے ہیں، بلکہ کیپیٹل ہل کے ہی ایک پرانے بیوروکریٹ جو وہاں کام کرتے ہیں کہتے ہیں کہ مَیں پندرہ سال سے یہاں ہوں اور ایک پہلی بات تو یہ کہ مَیں نے کبھی نہیں دیکھا کہ دس سے زیادہ کانگرس مین یا سینیٹرز کبھی کسی فنکشن میں اکٹھے آئے ہوں۔ دوسری بات یہ کہ چاہے جس کا مرضی پروگرام ہو کوئی پانچ سات دس منٹ سے زیادہ نہیں بیٹھتا، اُٹھ کے چلے جاتے ہیں، چاہے ملکی سربراہان آئیں بلکہ ہمارے اپنے فنکشنوں میں بھی نہیں بیٹھتے۔ اور پھر وہ کہنے لگا کہ یہ بات تو میرے لئے بالکل ہی عجیب تھی کہ مختلف پارٹیوں کے لیڈر، اپوزیشن اور جو حکومتی سیاستدان تھے دونوں بیٹھے ہوئے تھے اور پھر بیٹھے رہے۔

جس سینیٹر کا میں نے ذکر کیا ہے کہ 2008ء میں مجھے ملا اور بڑا متکبرانہ رویہ تھا۔ وہ بھی نہ صرف وہاں آیا ہوا تھا بلکہ سٹیج پر آ کر بولا اور جتنی دیر میری تقریر تھی وہ پورا وقت بیٹھا رہا اور سن کے گیا۔ بعض سینیٹرز اور کانگرس مین ایسے بھی تھے جو سیٹوں کی کمی کی وجہ سے کھڑے رہے ہیں۔ ان کا وہاں بڑے سے بڑا ہال جو میسّر تھا اس میں کچھ ہمارے لوگ تھے اور کچھ یہ لوگ۔ بڑے ہال تو وہاں اس طرح ہوتے نہیں۔ یہ جو سب سے بہتر اور بڑا ہال ہے اور اس میں اچھے فنکشن ہوتے ہیں۔ یہ ان کا گولڈ روم کہلاتا ہے۔ سیٹوں کی کمی کی وجہ سے یہ لوگ کھڑے بھی رہے ہیں اور باقاعدہ وہ باتیں سنتے رہے ہیں جو شاید اُن کے مزاج کی نہیں تھیں کہ انصاف کرو۔ جو مَیں نے باتیں کہیں وہ یہی تھیں کہ انصاف کرو۔ انصاف کو اگر صحیح طرح سے قائم نہ کیا تو پھر تم لوگوں کی جتنی مرضی طاقت ہو سنبھال نہیں سکتے۔ بڑی قومیں چھوٹی قوموں کا خیال رکھیں۔ یہ چیز امن قائم کرنے کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ سلامتی کونسل اور یو این او میں برابری پر تمام قوموں کو بیٹھنا چاہئے۔ دوسرے ملکوں کی دولت پر نظر نہ رکھیں۔ تو یہ باتیں مَیں نے اُن کو کہیں تھیں اور یہ ایسی نہیں کہ جو کہا جائے کہ اُن کے مزاج کے بڑے مطابق تھیں اور یہ سب کچھ قرآنِ کریم کی تعلیم سے مَیں نے اُن کو بتایا۔ میری تقریر کے بعد پہلے وہاں جو (-) کانگرس مین ہیں، جو افریقن امریکن ہیں، وہ مجھے کہنے لگے کہ مجھے تمہاری یہ بات بڑی اچھی لگی ہے کہ دوسروں کی دولت کو حرص کی نظر سے نہ دیکھو۔ وہ لوگ بھی جانتے ہیں کہ کیا پالیسیز ہیں اور کس طرح دیکھا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس لیکچر کو جلدی چھپوا کے سب تک پہنچانا چاہئے۔ اور ایک کانگرس مین کا تبصرہ یہ تھا کہ یہ پیغام ایسا ہے جس کی امریکہ کو آج ضرورت ہے۔

پس ان لوگوں تک (دینِ حق) کی خوبصورت تعلیم پہنچا دینا محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوا ہے۔ اثر ہوتا ہے یا نہیں، یا عارضی طور پر اثر ہوا ہے تو کب زائل ہو جائے، بات پر کان دھرتے ہیں یا نہیں، لیکن ان پر (دینِ حق) کی خوبصورت تعلیم بہرحال واضح ہو گئی ہے۔

پس اصل حمد اللہ تعالیٰ کی ہے جس نے یہ سامان پیدا فرمائے اور اس بات کو ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے۔ اسی طرح ان کے سیاستدانوں کو بھی مختلف ملاقاتوں میں مَیں نے انصاف قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اگر توجہ کریں گے تو دنیا بھی فسادوں سے محفوظ رہے گی اور یہ بھی۔ اگر نہیں تو پھر خدا تعالیٰ کی تقدیر بھی اپنا کام کرے گی۔

کینیڈا میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سیکرٹری خارجہ نوجوان ہیں۔ اُن کے اور اُن کی ٹیم کے اچھے تعلقات ہیں۔ نئے لوگوں سے بھی اور پرانے تعلقات کو بھی انہوں نے قائم کیا ہے۔ پس اُن کو بھی اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ اُس نے اُنہیں موقع دیا کہ جماعت کے کسی کام آ سکیں اور حق اور انصاف کی باتیں اُن تک پہنچا سکیں۔ کئی پارٹی لیڈر اور سیاستدان وہاں آئے جن سے انہوں نے میری ملاقاتیں کروائی۔ دنیا کو پُرامن بنانے کے لئے ان بڑے ملکوں کے سیاستدانوں کو سمجھانا بھی ضروری ہے۔ اسی طرح پڑھے لکھے طبقے کو بھی سمجھانا ضروری ہے۔

اس مرتبہ کینیڈا میں ایسی دو تقاریب پیدا ہو گئیں۔ ایک تو ریسپشن ہوئی یا یہ کہہ لیں کہ وہاں انہوں نے طاہر ہال نیا بنایا جس کا افتتاح تھا جس میں مقامی کینیڈین کی خاصی تعداد تھی، سیاستدانوں کی بھی اور دوسرے پڑھے لکھے لوگوں کی بھی، جنہیں (دینی) تعلیم کی روشنی میں کچھ کہنے کا موقع ملا۔ بعض مہمانوں کے جو تبصرے مجھ تک پہنچے ہیں وہ بڑے مثبت ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ مثبت تبصرے ان کے ذہنوں کو بدلنے والے اور اُن کی پالیسیز کو بدلنے والے بھی ہوں۔ اسی طاہر ہال کے بارے میں یہ بھی بتا دوں کہ پہلے ایک حکومتی ادارے نے جو بعض چیریٹی اداروں اور این جی اوز کی مدد کرتے ہیں، تقریباً دو اڑھائی ملین ڈالر دینے کا وعدہ کیا تھا کہ اس کی تعمیر میں کچھ حصہ جماعت ڈالے اور کچھ یہ دیں گے۔ جب مجھے پتہ لگا تو مَیں نے کہا بہتر یہ ہے کہ شکریہ کے ساتھ ان کی رقم واپس کر دی جائے اور جماعت اگر بنا سکتی ہے تو خود بنائے، تو اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور جماعت کو توفیق دی اور کئی ملین ڈالر خرچ کر کے جماعت نے یہ ہال اور اس کے ساتھ جامعہ احمدیہ کی عمارت بنائی ہے۔ باوجود اس کے کہ کینیڈا کی جماعت کی (بیوت) کے بھی بڑے منصوبے ہیں اور کئی کئی ملین ڈالر کے منصوبے ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ منصوبوں پر عملدرآمد کر رہی ہے اور قربانی کرنے والی جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔ جامعہ کے لئے جو ابھی تک عمارت استعمال ہو رہی تھی، گو وہ ایک خریدی ہوئی عمارت تھی لیکن وہ چھوٹی پڑ گئی تھی۔ اب اچھے کلاس رومز، دفاتر وغیرہ اس کے ساتھ بن گئے ہیں اور پیس ویلج (Peace Village) میں ہی یہ جامعہ ہے جہاں کنٹرول وغیرہ بھی نسبتاً آسان ہے۔ اس سال انشاء اللہ وہاں جامعہ شروع ہو جائے گا۔

پس ان ترقیات کو دیکھ کر بھی اللہ تعالیٰ کی حمد سے دل بھر جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کو حقیقی شکرگزار اور حمد کرنے والا بنائے۔

جماعت کے تعلقات کی وجہ سے وزیرِ اعلیٰ اونٹاریو (Ontario) نے بڑا زور دے کر ایک ریسپشن کا انتظام کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے وہاں ہر لیول پر اچھے تعلقات ہیں۔ جب میرے کینیڈا آنے کا پتہ چلا تو انہوں نے کہا کہ وہ میری ریسپشن کرنا چاہتے ہیں اور میرے اس وجہ سے انکار پر کہ وقت تھوڑا ہے اور شہر میں جہاں وزیرِ اعلیٰ کا دفتر ہے، سیکرٹیریٹ ہے یا جہاں بھی انتظام کرنا تھا انہوں نے اپنے گیسٹ ہاؤسز وغیرہ میں یا وزیرِ اعلیٰ ہاؤس میں تو وہاں آنا جانا بہت مشکل ہو جائے گا، وقت ضائع ہوگا۔ تو انہوں نے کہا کہ اگر یہ بات ہے تو میں آپ لوگوں کی رہائش کے قریب ایک بڑے ہوٹل میں ریسپشن کر دوں گا لیکن آپ نے آنا ضرور ہے۔ بہرحال پھر اس وجہ سے انکار کی گنجائش بھی نہیں تھی۔ چنانچہ انہوں نے دعوت دی اور بڑے اچھے الفاظ میں جماعت کا ذکر کیا، جماعت کے تعلقات کا ذکر کیا، جماعت کے کاموں کا ذکر کیا۔ وہاں ان کے جو بھی لوگ آئے ہوئے تھے اُنہیں بھی وہاں دس پندرہ بیس منٹ (دینِ حق) کی خوبصورت تعلیم بتانے کی توفیق ملی۔

پس تعلقات کے لحاظ سے کینیڈا جماعت کے بعض عہدیداروں کے بھی اور عام لوگوں کے بھی

اچھے تعلقات ہیں۔ اور وہ تعلقات جو پہلے قائم ہوئے تھے، نہ صرف قائم ہیں بلکہ بڑھتے جا رہے ہیں۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا، ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کی وجہ سے ہے نہ کہ کسی نوجوان یا کسی بھی شخص کی ذاتی وجہ سے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا جماعت عمومی طور پر اخلاص و وفا میں بڑی بڑھی ہوئی ہے۔ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں وہاں اُن کے انتظامات میں بعض خرابیوں کی وجہ سے کچھ ناراضگی کا اظہار کیا تھا تو افرادِ جماعت سے جب وہاں ملاقاتیں ہو رہی تھیں تو اُنہوں نے رو رو کر بھی اور خطوط کے ذریعے سے بھی بڑی معافی مانگی۔ حالانکہ میری ناراضگی کا اظہار اگر کچھ تھوڑا سا تھا تو وہ متعلقہ شعبہ جات کے بارے میں تھا، اُن کے عہدیداران سے تھا نہ کہ افرادِ جماعت سے۔ یہ افرادِ جماعت کی محبت اور اخلاص ہی تھا جس میں نے اُن کو یہ کہا تھا کہ اگر ان کا خیال نہ ہوتا تو جلسہ امریکہ میں منتقل کر دیا جاتا۔

پس مجھے وہاں افرادِ جماعت سے عموماً تو کوئی شکوہ نہیں۔ ہاں جلسہ کے دوران جو بعض غلطیاں ہوئی ہیں۔ عہدیداران کی طرف سے بھی ہوئیں یا اگر افراد میں سے ہوئیں تو جس طرح کہ عموماً خواتین کے ایک حصے سے ہر جگہ شکوہ رہتا ہے کہ وہاں کافی شور پڑتا رہا ہے اور انہوں نے توجہ سے جلسہ نہیں سنا، لیکن ان تمام باتوں کی اصلاح عہدیداروں اور ڈیوٹی دینے والوں اور ڈیوٹی دینے والیوں کی صحیح رنگ میں ڈیوٹی کی طرف توجہ سے ہو سکتی ہے۔ پس اگر معافی مانگنی چاہئے تھی تو عہدیداروں اور بعض ڈیوٹی دینے والوں کو، جس کا اُنہیں تو خیال نہیں آیا لیکن عام احمدی مرد اور عورتیں اس بات پر بے چین ہو رہے تھے کہ مَیں نے ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا جماعت کے اخلاص و وفا کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد سے دل بھر جاتا ہے۔ ایک تو وہاں پیس ولیج میں پہلے آبادی تو تھی لیکن اب اردگرد اور بھی جگہ بن گئی ہے۔ پیس ولیج (Peace Village) کا ایک اور حصہ آباد ہو گیا ہے۔ اسی طرح سڑک کی پار دوسری طرف بھی آبادی ہو گئی ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ تقریباً ہزار کے قریب گھر ایسے احمدیوں کے ہو گئے ہیں۔ اس لئے ایک تو وہاں بڑی رونق رہتی ہے اور ہر وقت وہاں یہی تھا کہ جیسے احمدی ماحول ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کی جماعت کے اخلاص و وفا کو دیکھ کر جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد سے دل بھر جاتا ہے کہ کیسے کیسے لوگ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی جماعت کو عطا فرمائے ہیں۔ یہ کیسی پیاری جماعت ہے جس نے خلافت سے محبت کی بھی انتہا کی ہوئی ہے تو جیسا کہ میں نے کہا روزانہ پیس ولیج میں رونق رہتی تھی۔ اور بلکہ دن تھوڑے تھے اور رمضان تھا ورنہ اُن کے اخلاص و وفا کو دیکھ کر میرا تو دل چاہتا تھا کچھ دن اور وہاں رہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے یہ بھی فضل ہے کہ جلسہ کی جگہ بعض انتظامات کے لحاظ سے تنگ پڑ رہی ہے۔ پارکنگ وغیرہ کی بھی بہت تنگی ہو رہی تھی۔ اس لئے کینیڈا جماعت کو اپنے جلسہ کی وسعت کے بارہ میں بھی، جگہ کے بارہ میں بھی سوچنا چاہئے۔ اس بات کی فکر نہیں ہونی چاہئے کہ کس طرح انتظام ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جب ضرورت بڑھا رہا ہے تو انتظامات بھی فرما دے گا انشاء اللہ۔ بشرطیکہ حقیقی شکر گزار بندے بنیں اور حمد کرنے والے بنیں۔

ایک اور بات میں کینیڈا والوں کو یہ کہنا چاہتا ہوں، کینیڈا میں بھی اور امریکہ میں بھی اور اب یہاں بھی پاکستان کے ریفیوجی یا اسائلم سیکرز بہت سے نئے آئے ہیں، آج کل آ رہے ہیں، اُنہیں بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل فرما دیا ہے تو اُس کے فضلوں کو مزید جذب کرنے کے لئے وہ اپنے آپ کو دنیا میں گم کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ سے جوڑیں، اُس کے احکامات کو سامنے رکھیں، اُس کی رضا کو سامنے رکھیں۔ نوجوان خاص طور پر یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا جس قدر شکر گزار ہوتے ہوئے آپ اُس کی حمد کریں گے، اللہ تعالیٰ کے فضل بڑھتے چلے جائیں گے۔ پاکستان سے جن تکالیف کی وجہ سے آئے ہیں اُنہیں ہمیشہ یاد رکھیں تو خدا تعالیٰ بھی ہمیشہ یاد رہے گا۔ نئے آنے والوں کو، عورتوں کو بھی اور مردوں کو بھی ہمیشہ اپنے نیک نمونے قائم کرنے کی طرف توجہ رکھنی چاہئے تا کہ جہاں خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں وہاں لوگوں کے لئے بھی اور یہاں رہنے والے احمدیوں کے لئے بھی ایک نمونہ بنیں۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہاں آنا صرف دنیا کے لئے نہ ہو، بلکہ دین بھی مدّنظر رہے۔

اب انشاء اللہ تعالیٰ دو دن تک رمضان بھی شروع ہو رہا ہے اور امریکہ اور کینیڈا میں تو شاید کل سے شروع ہو رہا ہے۔ اس رمضان سے بھی ہر احمدی کو خوب فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ اپنی دعاؤں اور عبادتوں کو بھی انتہا تک لے جانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ دن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے اور کھینچنے کے دن ہیں۔ ان سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بھی عطا فرمائے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو پہلے سے بڑھ کر اپنے اوپر نازل ہوتا ہوا دیکھیں۔ اللہ کرے کہ اس طرح ہی ہو۔

اب جمعہ کی نماز کے بعد مَیں دو جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ تو ہمارے ایک (-) چوہدری نعیم احمد گوندل صاحب کا ہے جن کو کل (اللہ کی راہ میں قربان) کیا گیا ہے جو چوہدری عبدالواحد صاحب اورنگی ٹاؤن ضلع کراچی کے بیٹے تھے۔ ان کی کل ہی (-) ہوئی ہے۔ آپ کے دادا مکرم خورشید عالم صاحب مرحوم تھے۔ (اللہ کی راہ میں قربان) مرحوم 1961ء میں پیدا ہوئے۔ چک 99 شمالی سرگودھا کے تھے۔ پھر 1971ء میں گوندل فارم کوٹری میں شفٹ ہو گئے، پھر اورنگی ٹاؤن میں آ گئے۔ 1914ء میں ان کی دادی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور دادا نے پھر بعد میں بیعت کی۔ (-) مرحوم نے ایم اے اکنامکس اور ایم بی اے تک تعلیم حاصل کی۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان میں بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر کام کر رہے تھے۔

ان کا شہادت کا واقعہ اس طرح ہے کہ یہ 19 جولائی کی صبح کو سوا آٹھ بجے حسب معمول دفتر سٹیٹ بینک جانے کیلئے گھر سے نکلے۔ آپ عموماً گھر کے سامنے ایک تنگ گلی سے گزر کر بڑی سڑک پر جاتے تھے جہاں سے آپ کو بینک کی گاڑی آ کر دفتر لے جایا کرتی تھی۔ موصوف جب گلی میں داخل ہوئے ہیں تو سامنے سے دونو جوانوں نے آ کر کنپٹی پر فائر کیا ہے۔ گولی دائیں جانب سے لگی اور بائیں سے نکل گئی جس سے نعیم احمد گوندل صاحب موقع پر (قربان) ہو گئے۔ گیارہ سال سے (-) مرحوم صدر حلقہ اورنگی ٹاؤن کی خدمت پر مامور تھے۔ اس سے قبل چار سال بطور قائد مجلس اورنگی ٹاؤن اور اس سے قبل انہوں نے زعیم حلقہ، سیکرٹری وقفِ نو، مربی اطفال اور مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمات سرانجام دیں۔ نہایت خوش اخلاق، ملنسار، حلیم الطبع تھے۔ اہلِ علاقہ بھی ان کے بارہ میں یہی رائے رکھتے تھے۔ کچھ عرصہ سے اورنگی ٹاؤن کے حالات خراب تھے اور مخالفانہ وال چاکنگ وغیرہ کا سلسلہ جاری تھا لیکن ہمیشہ آپ بڑی بہادری سے سب چیزوں کا مقابلہ کیا کرتے تھے۔ دلیر اور بہادر شخص تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی بھی تھے۔ کچھ غیر احمدی تعزیت کے لئے آئے تو انہوں نے بھی آپ کے اوصاف کا تذکرہ کیا۔ یہاں بھی جلسے پر کئی سالوں سے آ رہے تھے اور جن کے گھر ٹھہرتے تھے اُن کی بچیوں نے کہا کہ ہمارے گھر بہت سارے مہمان ہوتے تھے تو ہم نے دیکھا کہ جلسے کے مہمان کی بجائے خود اُن کے میزبان بن جایا کرتے تھے۔ بلکہ عاجزی یہاں تک تھی کہ جب اپنے بوٹ پالش کرنے لگے ہیں تو ساتھ مہمانوں کے بھی بوٹ پالش کر دیا کرتے تھے۔ ایک جلسے پر آئے ہیں جب بارشیں زیادہ تھیں تو کہتے ہیں کہ گھر والوں نے کیچڑ سے لدے ہوئے جو لانگ بوٹ پہنے ہوئے تھے اُنہوں نے آ کر انہیں اتار دیا۔ صبح اُٹھ کر دیکھا تو ساروں کے بوٹ بڑے سلیقے سے صاف ستھرے ایک لائن میں پڑے تھے۔ انہوں نے رات کو جلسے کے سارے مہمانوں کے بوٹ، جو بھی ان کے گھر ٹھہرے ہوئے تھے، مٹی اتار کے صاف کر کے، پالش کر کے، جو دھونے والے تھے دھو دھا کے رکھے ہوئے تھے۔ انتہائی عاجز طبیعت تھی۔ اولاد تو ان کی کوئی نہیں تھی لیکن اہلیہ بھی کہتی ہیں کہ اس طرح انہوں نے میرا خیال رکھا کہ مجھے خیال آتا ہے کہ شاید میرے ماں باپ نے مجھے زندگی میں اتنا آرام نہیں دیا اور پیار نہیں دیا جتنا اس شخص نے دیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور یہ سختی کے دن بھی اللہ تعالیٰ جلد سے جلد پاکستان میں ختم کرے۔

جیسا کہ میں نے کہا ہمیں بہت زیادہ دعاؤں کی طرف توجہ دینی چاہئے اور خاص طور پر اس رمضان میں اس لحاظ سے بھی پاکستانی اور دنیا میں ہر جگہ احمدیوں کو خاص طور پر بہت دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ یہ جو سختیوں کے دن ہیں یہ جلدی بدلے۔

دوسرا جنازہ مکرم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب کا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بیٹے تھے۔ چھیاسی سال کی عمر میں چودہ پندرہ جولائی کی درمیانی شب کو ان کی وفات ہوئی ہے۔ حضرت ام ناصر کے بطن سے یہ پیدا ہوئے تھے اور بڑے نرمی سے بات کرنے والے، غریبوں سے حسن سلوک کرنے والے تھے۔ انہوں نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ اُس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے سنڈیکیٹ جو سندھ میں زمینوں کا اپنا ادارہ تھا وہاں ان کو بھیج دیا تھا۔ تو اُس کے بعد پھر وہی کام کرتے تھے۔ جب یہ بند ہو گیا تو پھر یہ اپنا ہی کاروبار کرتے رہے۔ خلافت سے بھی ان کا بڑا تعلق تھا۔ مجھے باقاعدگی سے خط بھی لکھا کرتے تھے اور بڑے اخلاص و وفا کا تعلق انہوں نے ہمیشہ ظاہر کیا۔ میرے ماموں تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ اب نماز کے بعد نماز جنازہ ادا ہوگا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ایک بہت بڑا اعزاز

❁ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع خطبہ جمعہ 22 مئی 1998ء میں سورۃ محمد آیت 39 کی تلاوت کے بعد فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے......سنو تم ہی وہ لوگ ہو جن کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کیلئے بلایا جا رہا ہے۔ یہ ایک بہت بڑے اعزاز کا فقرہ ہے۔ اگر آپ غور کریں تو دل اللہ تعالیٰ کی حمد میں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس حال میں ڈوب جائیں گے کہ ہمیں مخاطب کر کے خدا فرما رہا ہے کہ تمہیں چن لیا گیا ہے اور یہ صورت حال آج سوائے جماعت احمدیہ کے کسی پر صادق نہیں آتی ......ھٰؤلاء کے لفظ نے ایک مزید زور پیدا کر دیا۔ سنو! سنو! تم ہی تو وہ ہو جن کو اس بات کی طرف بلایا جا رہا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو......لیکن یاد رکھو کہ اگر بخل سے کام لوگے تو اپنے نفس کے خلاف بخل سے کام لے رہے ہوگے۔ تمہیں اس بخل کا کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ بلکہ الٹا نقصان ہے اور آنے والا وقت ثابت کردے گا کہ خدا کی راہ میں ہاتھ روک کر خرچ کرنے کے نتیجے میں تمہیں روحانی نقصان جو پہنچنا تھا پہنچا مالی نقصان بھی بہت پہنچا ہے۔

(روزنامہ الفضل 3 اگست 1998ء)

احباب و خواتین سے دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ اپنے عطایا جات صدر انجمن احمدیہ (فضل عمر ہسپتال) کی مدادا نادار مریضان میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خریداران الفضل متوجہ ہوں!

❁ بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاددہانی کی چٹھی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

عطیہ چشم

(نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے وقتاً فوقتاً احباب جماعت کو عطیہ چشم کی تحریک کی جاتی ہے نیز وفات پانے والے آئی ڈونرز سے حاصل کردہ صحت مند کارنیا بذریعہ آپریشن موزوں نابینا افراد کو لگایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ایسوسی ایشن بلا تفریق مذہب و ملت ملک بھر میں بینائی کی بحالی کے سلسلے میں منفرد خدمت کی توفیق پا رہی ہے۔

اگر آپ کے علم میں کسی بھی عمر کے ایسے مریض ہیں جو آنکھوں کی بیرونی جھلی کارنیا (CORNEA) کی انفیکشن یا کسی اور خرابی کے نتیجے میں بینائی کی دولت سے جزوی یا کلی طور پر محروم ہیں تو وہ نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کے مرکزی دفتر واقع نور العین میں رابطہ کریں اور اپنے کوائف کا اندراج کروالیں۔ ایسوسی ایشن کے پاس ایسے نابینا افراد کا کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ موجود ہے اور باری آنے پر ان کے آپریشن کا فوری انتظام کیا جاتا ہے۔

ایڈریس: دفتر نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن واقع نور العین بالمقابل فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ دفتر میں مندرجہ ذیل نمبروں پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

047-6212312,047-6215201

(صدر نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن ربوہ)

الفضل اور کراچی کے احباب

❁ مکرم عبدالرشید ساٹری صاحب کراچی نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل (آنریری) سے احباب جماعت نماز جمعہ کے بعد احمدیہ ہال میں رابطہ کر سکتے ہیں۔ الفضل جاری کروانے کے لئے فون نمبر 36320478 پر ان سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

☆ سالانہ چندہ -/2100 روپے
☆ ششماہی =/1050 روپے
☆ سہ ماہی =/525 روپے
☆ خطبہ نمبر =/450 روپے ہے۔

احباب جماعت الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

(بقیہ از صفحہ 1 کراچی میں شہادت)

ترجمان جماعت احمدیہ پاکستان مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے اس افسوسناک واقعہ پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اس کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 23 سال کی جوان عمر میں صرف عقیدے کے اختلاف کی بنا پر مکرم محمد احمد صاحب کا قتل ساری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے۔ ترجمان کے مطابق مذہب کے مقدس نام پر قیمتی انسانی جانوں کا قتل عام روکنے کے لئے لازم ہے کہ نفرت پھیلانے والے مواد اور اجتماعات پر پابندی عائد کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ سندھ میں بالعموم اور کراچی میں بالخصوص احمدیوں کی ٹارگٹ کلنگ میں اچانک تیزی انتہائی قابل تشویش ہے۔ کراچی سمیت سارے پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کی زندگیوں کو لاحق خطرات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ پاکستان کے مختلف حصوں میں آئے روز احمدیوں کو دھمکیاں مل رہی ہیں جن میں انہیں علاقہ چھوڑ کر جانے سمیت اپنے عقیدے سے دستبرداری کیلئے دباؤ ڈالا جا رہا ہے جو معاشرے میں بڑھتی ہوئی مذہبی انتہا پسندی سمیت احمدیوں کے حوالے سے حکومت کی بے حسی کو واضح کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر واقعہ کے بارے میں سرکاری حکام کو دادرسی کے لئے لکھا جاتا ہے لیکن اس حوالے سے انتظامیہ کی جانب سے کوئی کارروائی نہیں کی جاتی جو لمحہ فکریہ ہے۔

سانحہ ارتحال

❁ مکرم حکیم قاضی نذر محمد کھوکھر صاحب چک چٹھہ حافظ آباد تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ مریم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حسین صاحب مرحوم سکنہ چٹھہ داد متصل حافظ آباد مورخہ 7 ستمبر 2012ء کو بعمر تقریباً 75 سال مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ مرحومہ حضرت میاں اللہ دتہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود سکنہ تر گڑی ضلع گوجرانوالہ کی بیٹی اور حضرت میاں سید محمد صاحب منہاس رفیق حضرت مسیح موعود سکنہ چٹھہ داد ضلع حافظ آباد کی بہو تھیں۔ نہایت مخلص اور فدائی احمدی خاتون تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود سے والہانہ محبت رکھتی تھیں خلافت سے پیار اور دعوت الی اللہ کا عشق تھا۔ چٹھہ داد میں مکرم نعمت اللہ منگلا صاحب معلم وقف جدید نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور میت ربوہ لائی گئی۔ بیت المہدی گولبازار ربوہ میں نماز جنازہ کے بعد عام قبرستان ربوہ میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے 4 بیٹیاں مکرمہ بشیراں بی بی صاحبہ، مکرمہ نصیرہ بی بی صاحبہ، مکرمہ نصرت بی بی صاحبہ، مکرمہ امۃ اللہ صاحبہ اور چار بیٹے مکرم مبشر احمد صاحب، مکرم بشارت احمد صاحب، مکرم طارق احمد صاحب اور مکرم مظفر احمد صاحب یادگار چھوڑے ہیں جو سب شادی شدہ ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو ان کا صحیح روحانی وارث بنائے۔ آمین

احمدی مصنفین رابطہ کریں

❁ اگر آپ نے کبھی کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔ ریسرچ سیل ایسی تمام کتب/اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔

ضروری کوائف:

کتاب کا نام: مصنف/مرتب/مترجم کا نام:
ایڈیشن: مقام اشاعت: تاریخ اشاعت:
ناشر/طابع: تعداد صفحات: زبان: موضوع:

برائے رابطہ نمبرز:
انچارج ریسرچ سیل پی او باکس 14 ربوہ پاکستان
فون نمبر آفس: 0092476214953
رہائش 0476214313
موبائل 03344290902
فیکس نمبر: 0092476211943
ای میل research.cell@saapk.org

(انچارج ریسرچ سیل ربوہ)

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 54 سال
اطباء و سٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ و جگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔ رعائتی قیمت =/40 روپے 25ML، -/100 روپے 120ML

GHP-55/GH	GHP-319/GH	GHP-324/GH	GHP-354/GH	GHP-383/GH	GHP-391/GH
ایمرجنسی ٹانک: گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن ہائی، لو بلڈ پریشر، صدمہ یا غم کے بداثرات دور کرنے کیلئے ضروری دوا ہے	امراض معدہ: بدہضمی، تیزابیت، گیس سینے اور معدے کی جلن کیلئے اکسیر دوا ہے	اسہال۔ پیچش: ہر قسم کے اسہال پیچش معدے اور آنتوں کی سوزش کیلئے مجرب ترین دوا ہے۔	نزلہ، فلو، چھینکیں نئے یا پرانے نزلہ زکام کو مکمل آرام دینے والی کامیاب دوا ہے۔	حلق و گلے کے امراض، گلے و ٹانسلز کی سوزش، درد کو دور کرنے کیلئے مؤثر اور آزمودہ علاج ہے۔	خون و بھوک کی کمی سرخ ذرات کی کمی، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے اور جگر کو قوت دینے والی مؤثر ترین دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

ربوہ میں طلوع وغروب 18 ستمبر

طلوع فجر	4:27
طلوع آفتاب	5:51
زوال آفتاب	12:03
غروب آفتاب	6:13

سالانہ نمبر کیلئے اشتہارات

روزنامہ الفضل کا سالانہ نمبر 2012ء خداتعالیٰ کے فضل سے تیاری کے مراحل میں ہے۔تمام مشتہرین حضرات سے گزارش ہے کہ اپنے اشتہارات 15/اکتوبر 2012ء تک ادارہ الفضل میں بھجوا دیں۔ تاکہ ضروری کارروائی اور تیاری کے بعد اس کو سالانہ نمبر میں شائع کیا جا سکے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد

مارچ 1984ء میں مینیجر الفضل کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی گئی جس میں یہ ذکر تھا کہ ماہ فروری 1984ء میں الفضل کی اشاعت سات ہزار تھی (خطبہ نمبر کی اشاعت آٹھ ہزار تھی) اس پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا۔

"ابھی تک اشاعت تھوڑی ہے۔دس ہزار تو میں نے کم سے کم کہی تھی۔پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔"

حضور انور کا یہ ارشاد احباب جماعت تک پہنچاتے ہوئے ہم احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ ابھی تک ہم حضور کے اس ارشاد کو بھی پورا نہیں کر سکے کہ اشاعت کم از کم دس ہزار ہو جبکہ حضور کا اصل منشاء مبارک یہ تھا کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔ خاکسار اس نوٹ کے ذریعہ تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکرٹریان اور ذیلی تنظیموں انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماءاللہ کے عہدیداران کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ براہ کرم اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔حضور انور کا ارشاد پورا کرنے میں ہی برکت ہے یہی تمام سعادتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔تمام احباب کے گھر میں روحانیت کی اس نہر کا پہنچنا ضروری ہے۔اگر ہر احمدی گھر میں اخبار پہنچ جائے تو اشاعت بیس ہزار سے بھی اوپر جا سکتی ہے۔تمام عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے فرائض کا ایک حصہ الفضل کی اشاعت میں اضافہ قرار دیں اور اس وقت تک چین نہ لیں جب تک حضور کا یہ ارشاد پورا کرنے کی سعادت نہ حاصل کریں۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اس مرحلے پر خاکسار عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے کہ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور ہمیں حضور کے بابرکت ارشاد پر پورے طور پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ہماری کمزوریوں اور خطاؤں کو معاف کرے اور تمام ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔آمین (خاکسار۔مینیجر روزنامہ الفضل)

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

نیورو فزیشن اینڈ سائیکاٹرسٹ کی آمد
ہر جمعرات صبح 10 بجے تا ایک بجے دوپہر مریم میڈیکل سنٹر میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔استقبالیہ سے پرچی بنوالیں
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ: 0476213944,6214499

موسم گرما کی ورائٹی پر زبردست سیل سیل سیل
اب جانا ضروری ہے۔
فیبرکس گیلری
ریلوے روڈ ربوہ: 0092-47-6214300

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/120 روپے بڑی -/400 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

ضرورت سٹاف
میٹرک پاس محنتی، ایماندار لیڈیز سٹاف کی ضرورت ہے
برائے رابطہ: مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار روڈ ربوہ: 047-6213944,6214499

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک بااعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

گلٹیاں و رسولیاں
ایک ایسی دوا جس کے تین ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے جسم کے کسی بھی حصے میں موجود گلٹیاں، رسولیاں ہمیشہ کیلئے ختم ہوجاتی ہیں۔
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

پلاٹس برائے فروخت
5،5 اور 10 مرلہ کے پلاٹس برائے فروخت ہیں
پانی بجلی گیس کی سہولت موجود ہے
دارالعلوم شرقی بالمقابل بیت الاحد ربوہ
رابطہ: 0333-7212717,0333-7128722

دلہن جیولرز
04236684032
03009491442
قدیر احمد، حفیظ احمد
طالب دعا
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویواون، واشنگ مشین، ٹی وی،
ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یوپی ایس سٹیبلائزر
ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

لیڈی مووی میکرز
سپاٹ لائیٹ سٹوڈیو
یادگار روڈ بالمقابل دفتر انصاراللہ ربوہ

LIBERTY?

Seminar Study in UK
TAKE YOUR DEGREE AT A GREAT BRITISH UNIVERSITY. FOR JAN. 2013
STAFFORDSHIRE UNIVERSITY
- Wide choice of Undergraduate and Postgraduate awards in Engineering, Business, Law, Art & Design, Mathematics, Computer Science, Journalism, Film, Music, Sciences & many more
- MBAs in Finance and International Business for fresh graduates
- Paid placement opportunities in Computing & Engineering
- A global reputation for equipping students for success
- International Scholarships

To find out more about our high quality courses, world-class facilities and industry links ***Meet International Officer*** from the University for on the spot admission please contact us for appointment in ***Islamabad & Lahore***.

Education Concern® {Islamabad Office}
House # 433 · Street # 26 · Margalla Town.
Mobile 0331-4482511 / 0302-8411770
www.educationconcern.com

Education Concern® {Lahore Office}
67-C, Faisal Town.
Office 351 77 124 / 3516 23 10.
Mobile 0331-4482511

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

GERMAN
جرمن لینگویج کورس
for Ladies 047-6212432
0304-5967218 کوالیفائڈ جرمن خاتون ٹیچر سے

لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کیلئے رابطہ کریں۔
نیز زرعی رقبہ جات کی خرید وفروخت کا مرکز
علی اسٹیٹ
ALI TRADERS Exporter & Importer
459-G4 جوہر ٹاؤن لاہور۔پاکستان 0321-9425121
چیف ایگزیکٹو چوہدری محمود احمد 03008425121
Tel+92-42-35290010-11 Fax:42-35290011
Email:alishahkarpk@hotmail.com

FR-10